

حکمتِ سید مودودی

عبادتِ حج کے مختلف پہلو

(ادارہ)

اللہ کے حضور بندگی پیش کرنے کی دنیا میں جتنی شکلیں بھی ممکن ہیں وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ نے حج میں جمع کر دی ہیں۔ ذرا غور کیجیے کہ ایک آدمی جس وقت حج کا ارادہ کرتا ہے۔ اگر وہ خالصتہً اللہ کی رضا طلبی کے لیے حج کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا یہ عزم سفر کرتا بجاٹے خود یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ کوئی دنیوی مقصد لے کر گھر سے نہیں نکل رہا ہے۔ اس کے پیش نظر کوئی تجارتی غرض نہیں ہے اور نہ اُسے سیروسباحث ہی کا شوق چرایا ہے۔ اس نے ہزاروں میل سفر کرنے کا ارادہ صرف اس لیے کیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کی رضا جوئی کے لیے نگ و دو کرے۔ پھر آپ دیکھیے کہ ایک آدمی جب حج کے لیے نکلتا ہے تو اپنے بال بچوں کو چھوڑتا ہے۔ اپنا گھر بار، اپنا کام بار، اپنے اعزہ و اقربا اور اپنے دوست احباب، غرضیکہ بے شمار علائن و روابط کو توڑ کر نکلتا ہے۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ اللہ کی عبادت انجام دے اور اس کی خوشنودی تلاش کرے۔ اس طرح ہجرت کا اجر اس کو آپ سے آپ مل جاتا ہے۔ ہجرت کے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اور منافع ہیں وہ سارے کے سارے اس کو حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کی حیثیت اس شخص کی سی ہے جو محض اللہ کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ دیتا ہے۔

اس کے بعد آپ دیکھیے کہ ایک شخص جب مکہ معظمہ پہنچتا ہے تو اس جگہ وہ بے شمار مختلف عبادات انجام دیتا ہے۔ پانچوں اوقات کی نمازیں تو بہر حال وہ آپ سے آپ پڑھتا ہے لیکن اس کے علاوہ وہ بیت کا طواف کرتا ہے، اس سے اُسے اللہ تعالیٰ پر قربان ہوتے اور اپنے آپ کو صدقہ کرنے کا اجر نصیب ہوتا ہے۔ یہاں وہ حجرِ اسود کو چومتا ہے، اس طرح گویا اللہ تعالیٰ کی آستانہ بوسی کرتا ہے۔ پھر وہ ملتزم سے چمکتا ہے،

یہ گویا اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ سے پیٹ رہا ہے اور اس سے دعائیں مانگ رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ صفائے
مرودہ کے درمیان سعی کرتا ہے۔ اس طرح اس کو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرنے کا اجر ملتا ہے۔ اس طریقے سے
اس کو اللہ سے دعا کرنے، اس کے گھر کے گرد طواف کرنے اور اس کی راہ میں سعی و جہد کا اجر حاصل ہوتا
ہے۔ پھر ان عبادات کے علاوہ حج کے دوران میں وہ منیٰ جاتا ہے، منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ
آتا ہے۔ مزدلفہ سے پھر منیٰ جاتا ہے۔ یہ ساری دوڑ دھوپ جہاد سے مشابہت رکھتی ہے جس طرح
ایک آدمی جہاد کے لیے گھر سے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نکلتا ہے۔ راستے کی تکلیفیں اور صعوبتیں
برداشت کرتا ہے۔ میدان جنگ کی سختیاں جھیتتا ہے۔ قریب قریب اسی طرح کی صعوبتیں اور محنتیں اور
مشقتیں آدمی کو اس تمام دوران میں انگیزہ دیتی ہوتی ہیں۔ اس طریقے سے وہ گویا جہاد فی سبیل اللہ کے
اجر کا مستحق بنتا ہے۔ پھر وہ یَوْمَ النِّحْسِ کو (قربانی کے روز) قربانی کرتا ہے۔ اس طرح اس کو قربانی
کا اجر بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ حج جامع عبادات ہے۔ دنیا میں آج تک جتنی ممکن
قسم کی عبادتیں انسانوں نے کسی معبود کو پیش کی ہیں وہ ساری کی ساری یہاں ایک بندہ مومن صرف اللہ تعالیٰ کے
لیے خاص کرنا ہوا انجام دیتا ہے۔ اس بنا پر حج کو سب سے بڑی عبادت بھی قرار دیا گیا ہے اور یہی
وجہ ہے کہ اگر یہ عبادت انجام دے کر کوئی شخص اپنے گناہوں کی مغفرت ہی حاصل کر لے تو درحقیقت یہ
اس کی بہت بڑی کامیابی ہے اور مغفرت کی حد تک حج کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے یہ بات نہایت ضروری
ہے کہ آپ بے عیب حج کریں۔ بے عیب حج سے مراد یہ ہے کہ آدمی حج کے دوران میں ہر قسم کی برائیوں
سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرے۔ غیبت سے پرہیز کرے۔ گالی دینے سے اور باہم جھگڑا کرنے
سے بچے۔ آدمی کو حج میں جو سب سے بڑی مشقت پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے مناسک حج کی ادائیگی میں
قدم قدم پر رکاوٹوں اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں لاکھوں آدمیوں کو وہ مناسک
حج ادا کرنا ہوتے ہیں۔ اب چونکہ اس موقع پر لوگوں کا غیر معمولی ہجوم ہوتا ہے اور ہر کوئی ایک تنگ دود
میں لگا ہوتا ہے۔ اس لیے اس عالم میں ہر وقت اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ ایک انسان کو دوسرے
انسان سے دانستہ یا نادانستہ کوئی تکلیف پہنچ جائے، یا کسی کو اپنا کوئی کام انجام دینے میں زحمت پیش
آئے اس لیے ایسے مواقع پر ہر شخص کو نہایت ضبط و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اور کسی صورت میں بھی
تنگ دل اور مجتنب مزاجی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس عالم میں اس بات کی سخت ضرورت ہوتی ہے کہ

آدمی اپنے نفس پر ضبط کرے۔ باہم گالم گلوچ اور دنگا فساد سے پوری طرح بچے اور اس امر کی کوشش کرے کہ اُس کی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ البتہ اگر کسی کی ذات سے اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ اس کو صبر کے ساتھ برداشت کرے۔ یہ کم سے کم وہ چیز ہے جو آدمی کے حج کو بے عیب بناتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ
فِي الْحَجِّ ط

یعنی جو شخص حج کے مہینوں میں حج کی نیت کرے اُسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران میں اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدکاری، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہوا۔

حج کے دوران میں آدمی کا سب سے بڑا امتحان اسی معاملے میں ہوتا ہے اور جو آدمی حج میں لڑائی جھگڑا کرتا ہے، دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بنتا ہے اور دوسروں سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا وہ اپنے حج کے اجر کو بہت حد تک ضائع کر دیتا ہے۔

اس سے آگے اگر کوئی شخص خوبیوں والا حج کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے وقت کا زیادہ سے زیادہ حصہ اللہ کا ذکر کرتے میں صرف کرے۔ بیٹھا ہوا فضول گپیں نہ مانتے۔ بیکار فقیے گھر نہ کرے۔ کسی کی بُرائی کرنا تو بڑی چیز ہے بعض دنیاوی معاملات پر ہر وقت باتیں کرتے رہنا بھی حج کے اجر و ثواب کو کم کر دیتا ہے۔ اُونچے درجے کا خوبیوں والا حج اگر آپ کو مطلوب ہو تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ اللہ کا ذکر کرنے میں، نمازیں پڑھنے میں، قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں، نیکی اور بھلائی کی باتیں کرنے میں، لوگوں کو اللہ کا دین سمجھانے میں اور اُن کو منکرات اور فحش سے روکنے میں صرف کریں۔ اگر آپ ان کاموں میں اپنے اوقات صرف کرتے ہوئے حج کریں گے تو اللہ اللہ وہ حج خوبیوں والا حج ہوگا اور اس پر آپ بہت بڑے اجر کے مستحق ہو سکیں گے۔

(خطباتِ مرم)